اس کتاب کے جملہ حق حقوق بموجب ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء بنام ملک چنن الدین محفوظ ہیں۔

سلسلہ تصوف نمبر ۴۸

اردو ترجمہ کتاب

قادریہ لائبریری
(زندہ و تابندہ رہے آمین)
نمبر ......41......

محکم الفقراء

از تصنیف لطیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقان آستانہ قادریہ
فنا فی ہو حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز

مترجمہ

جناب ملک فضل الدین صاحب مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

جسے

اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ مالک ملک چنن الدین تاجر کتب
خلف ملک فضل الدین ککے زئی کشمیری بازار لاہور

نے

بغرض تذکیر با محاورہ اردو ترجمہ کرا کر بپاس خاطر
عاشقان رسول و محبان رسول نہایت صحت و صفائی کیساتھ

حمایت اسلام پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

عربی سے اردو ترجمہ کتاب

تذکرہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

جس میں

حالات و کرامات حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بہ تفصیل درج ہیں۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے حضرت موصوف کے حالات جس خوبی اور شرح و بسط کے ساتھ لکھے ہیں پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں جس صحت اور تحقیق سے روایتاً تحریر فرمائے ہیں۔ قابل تعریف ہیں۔ یہ وہ بابرکت کتاب ہے جو سب سے پہلے حضرت کے حالات میں لکھی گئی۔ یہ دعوے سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس قدر آج تک رسائل یا کتابیں آپ کے حالات میں ہیں سب کا منبع یہی کتاب مبارک ہے۔ جس طرح احادیث نبویہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کتابیں روایتاً وجود میں آئیں۔ اسی طرح حضرت غوث پاک کے حالات میں یہ کتاب روایتاً لکھی گئی ہے۔ چونکہ یہ گنجینۂ اسرار عربی زبان میں تھی۔ اس لئے بپاس خاطر عاشقان دربار قادریہ بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر نہایت خوشخط صحت اور صفائی کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ تاکہ دلدادگان سرکار عالیہ غوثیہ اس کتاب کے مطالعہ سے فیض باطنی حاصل کر کے اس خادم الفقرا کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

باوجودیکہ اس قدر حجم کتاب کی قیمت .. .. ۱۵ روپے .. .. ۱۵ روپے

ملنے کا پتہ

اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ مالک ملک چنن الدین تاجر کتب

کشمیری بازار لاہور

اردو ترجمہ کتاب

مُحکم الفُقراء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰہُ تَقَدَّسَ اَسۡمَآئُہٗ وَ تَعَالٰی کِبۡرِیَآئُہٗ۔ اللہ تعالے وہ ذات ہے۔ جس کے اسماء پاک ہیں۔ اور اس کی کبریائی بہت بلند ہے۔ اور سید السادات حضرت محمد المصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب اور تمام اہل بیت پر درود اور سلام ہو۔

واضح رہے کہ اس کتاب کا نام محکم الفقرا رکھا گیا ہے۔ بعد ازاں اس کا مصنف ضعیف النحیف تلمیذ الرحمٰن سروری قادری بندہ باھو فنانی اللہ باہو۔ ولد بازید عرف اعوان ساکن گرد و نواحی قلعہ شور کوٹ (خدا اسے آفتوں اور ظلم سے محفوظ رکھے) عرض پرداز ہے۔ کہ فقیر محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک سالک سلوک اہل بدعت اور استدراج کا رد کرتا ہے۔ حدیث اَلۡمُبۡتَدِعُوۡنَ کِلَابُ النَّارِ (بدعتی دوزخ کے کتے ہیں) قولہ تعالٰی وَالَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا سَنَسۡتَدۡرِجُهُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ لَا یَعۡلَمُوۡنَ (جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا۔ ہم انہیں آہستہ آہستہ ہی عذاب میں تدریجاً گرفتار کریں گے۔ ایسے طریقے سے کہ

انہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔

واضح رہے کہ فقیر دو قسم کا ہے۔ ایک سالک دوسرا عاشق۔

سالک صاحب ریاضت اور مجاہدہ ہوتا ہے۔ اور عاشق صاحب راز و مشاہدہ۔ سالک کی انتہا عاشق کی ابتدا ہوتی ہے۔ کیونکہ عاشق کی خود اک مجاہدہ اور اس کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔

عشقت بہ تنم آمدہ اکنوں چہ کنم آنرا
زیرا کہ نشاید یک ملک دو سلطان را

ترجمہ:۔ عشق میرے جسم میں داخل ہوا۔ اب میں اس کا کیا کر دوں۔ اس لئے کہ ایک ملک میں دو بادشاہ نہیں چاہئیں!

فقیر میں فقہ کی فضیلت بھی ہونی چاہیئے۔ نہیں تو جاہل فقیر کسی کام کا نہیں۔ فقیر کو حسب ذیل چار علوم سے واقفیت رکھنا لازمی ہے۔ کیونکہ ان کے حاصل ہونے سے وہ لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

اول علم قرآن و حدیث و تفسیر۔
دوئم علم دعوت و تکسیر۔
سوئم علم کیمیا اکسیر۔
چہارم علم زندہ قلب روشن ضمیر۔

یہ چاروں علم اس مرتبہ کی تاثیر سے حاصل ہو جاتے ہیں۔

ہیچ علمے بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیرے بہ از تاثیر نیست

ترجمہ:۔ کوئی علم تفسیر سے بہتر نہیں ہے۔ اور کوئی تفسیر تاثیر سے بہتر نہیں ہے۔ اس لئے تاثیر ضرور حاصل کرنی چاہئے۔

دونوں جہان کے طبقات اور اٹھارہ ہزار عالم کی یعنی کل مخلوقات کی مالکیت اسم اللہ کے طے کر لینے میں ہے۔ اور اسم اللہ کا نام قلب کے طے کر لینے میں ہے۔ واذکر اسم ربک (اپنے پروردگار کا نام لو) قولہ تعالیٰ ومن اتی اللہ بقلب سلیم (جسے اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم عطا فرمایا)

ہے) قلب سلیم وہ ہے، جو اللہ تعالےٰ کے سپرد ہے۔ قولہ تعالیٰ قلوبہم الایمان (اس نے ان کے دلوں میں ایمان لکھا ہے)۔

جب کامل مرشد کی نظر صادق طالب کے دل پر پڑتی ہے۔ اور اسم اللہ کی راہ کھل جاتی ہے۔ اور قلب ذکر الٰہی میں جوش میں آتا ہے۔ تو عشق الٰہی کی آگ سے خناس اور وسوسہ شیطانی جل جاتے ہیں۔ اور دل کا سر کھپٹ جاتا ہے جو صاحب استغراق ہے اسے ظاہری ریاضتوں کی کیا ضرورت ہے۔ اس کی مستی بمنزلہ ہشیاری ہے۔ اور اس کی خواب بمنزلہ بیداری۔ یہ اہل دل کی راہ ہے۔ جو صاحب علم اور صاحب شعور کو حاصل ہوتی ہے۔ ورنہ ہزاروں جاہلوں کا ایک ہی نظر میں دیوانہ بنا دینا کوئی مشکل کام نہیں۔ اگر باطنی راہ میں تمثیل، تلبیل، وہم اور الہام حضوری حق سے نہ ہوتے۔ تو تمام راستہ چلنے والے کافر ہو جاتے۔

گر نبودے وجود اصل خدا
کے رسیدے بنام وصل خدا

ترجمہ:۔ اگر حقیقت میں خدا تعالےٰ کا وجود نہ ہوتا۔ تو پھر کب کسی کو خدا تعالےٰ کا وصال میسر ہوتا۔

تو باطن کی طلب کر جب باطن ظاہر ہو جائے گا۔ تو اہل وصال عالم بن جائے گا۔ حدیث کل باطن مخالف لظاہر فھو باطل (جو باطن ظاہر کے مخالف ہے۔ وہ باطل ہے)۔

ذکر کا تعلق شوق سے ہے۔ اور فکر کا فنائے نفس سے اور مراقبے کا ملاقات سے۔

کامل مرشد وہ ہے جو بغیر ذکر، فکر، مراقبے، مجاہدے اور مکاشفے کے طالب اللہ کو اسم کی راہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ غرق توحید کر دے۔ جو خود صاحب حضور ہے۔ اس کے لئے مجلس محمدی میں داخل کر دینا کونسی مشکل بات ہے۔ ایسا شخص جس پر نوازش فرمائے۔ اسے ایک ہی نظر میں اپنا ہم مرتبہ کر لیتا ہے۔

حدیث قدسی جعلنا الشیخ الکامل منافع الانسان کما جعلنا نبیہٖ
لآخر الزمان (ہم نے کامل شیخ کو انسان کے لئے ایسا مفید بنایا۔ جیسے نبیٔ آخر الزمان
کو)۔ ایضاً جعلنا الشیخ الناقص کما جعلنا رجیم الشیطان (ناقص شیخ
کو شیطان مردود کی طرح بنایا) ۞

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ذات اللہ اقرب الی الانسان
من حبۃ الانسان (اللہ تعالیٰ کی ذات انسان کے جسم کی نسبت انسان کے
زیادہ قریب ہے۔ من یؤمن باللہ یہد قلبہ (جو اللہ تعالیٰ پر ایمان
لاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت بخشتا ہے) ۞

طالب اللہ کو چاہئے کہ پہلے نفسانی آفات کو پہچانے۔ اور پھر شیطانی
گنہگاری کو اور پھر ترک دنیا کو۔ یہ تینوں باتیں ان سات حرفوں سے حاصل ہو سکتی
ہیں۔ (۱) الف یعنی اللہ (۲) ب اللہ بس (۳) ت توحید و توکل (۴) ث
ظاہر اور باطن میں متابعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ثابت قدم ہے۔
(۵) ج جہالت سے نکلے۔ (۶) ح حرص کو چھوڑ دے (۷) خ خودی کو وجود
سے نکال دے۔ اور خلق محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا کرے۔ حدیث
قدسی تخلقوا باخلاق اللہ (اللہ تعالیٰ کے اخلاق کی خُو
ڈالو) ۞

جب روح اعظم وجود میں آئی تو اس نے اسم اللہ شروع کیا۔ لیکن اگر قیامت
تک بھی کہتی رہتی تو بھی اسم اللہ کی کُنہ کو نہیں پہنچ سکتی۔ ہر ایک پیغمبر کو
جو پیغمبری ملی۔ تو اسم اللہ کی برکت سے ملی۔ اور حبیب اللہ اور نبی اللہ کو جو معراج
کا قرب وصال ہوا۔ تو اسم اللہ کی برکت سے ہوا ۞

اسم اللہ میں چار حرف ہیں۔ حرف الف سے اللہ۔ لام سے لِلّٰہ
دوسرے لام سے لہٗ اور ہ سے ھُوْ۔

اسم اللہ کی راہ میں شیطان راہزن ہے۔ اور نفسانی خواہشات پریشان کرنے
والی ہیں۔ اسم اللہ کی ہر راہ لازوال اور عین وصال ہے۔ علم الیقین عین الیقین
اور حق الیقین کا مقام اسم اللہ ہی سے کھلتا ہے۔ جو اسم اللہ

سے واقف ہے۔ اس کی مدنظر دونوں جہان رہتے ہیں۔ اسم اللہ ہر مقام میں اسرار الٰہی
کے لئے بمنزلہ چابی ہے ۔

اسم اللہ بس گراں است و بے بہا
ایں حقیقت را بداند مصطفےٰ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک اس قدر بھاری اور بے بہا ہے کہ اس حقیقت کو حضرت
محمد مصطفیٰ ہی جانتے ہیں ۞

چونکہ اسم اللہ قدیم ہے۔ اس لئے قدیم کو قدیم زبان سے ہی یاد کرنا چاہیے
اور قدیم زبان دل ہے۔ حدیث۔ من عرف ربہٗ فقد کل لسانہٗ
جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ اس کی زبان کند ہو گئی، زبان سے
اقرار کرنا چاہیے۔ اور دل سے تصدیق کرنی چاہیے۔ جو شخص پہلے نفس کا عارف
ہوتا ہے۔ بعد میں عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ حدیث۔ من عرف نفسہٗ
بالفناء فقد عرف ربہٗ بالبقاء (جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا۔ اس
نے اپنے پروردگار کو بقا سے پہچانا) ۞

فنائے نفس کا مقام فنا فی الشیخ ہے۔ اور غرق فی التوحید کا مقام فنا فی اللہ
ہے۔ حدیث۔ لولا فنا فی الشیخ لعبدہٗ فنا فی اللہ (اس کا شروع
فنا فی الشیخ ہے اور بعد میں فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے) ۞

اسم اللہ ایک ایسا اسم ہے۔ جس دل کو پکڑتا ہے۔ اس میں تاثیر کرتا ہے۔
اور اس کی نوازش فرماتا ہے۔ اور دونوں جہان سے دیوانہ بنا کر مست کر دیتا ہے۔
حدیث۔ اِسْمُ اللّٰہِ شَیْءٌ طاھِرٌ لا یستقر الا بمقام طاھر
لا یُدْخَلُ فِی النَّجَسِ (اسم اللہ ایک ایسی پاکیزہ شے ہے۔ جو پاکیزہ
مقام کے سوا قرار نہیں پکڑتی، اور ناپاک مقام میں داخل نہیں ہوتی)
قولہ تعالیٰ۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار
(جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ تم ان کی طرف راغب نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم دوزخ
میں جاؤ)۔ حدیث۔ ترک الدنیا رأس کل عبادۃ وحب الدنیا رأس کل خطیئۃ
(دنیا کو چھوڑ دینا تمام عبادتوں کا سر ہے۔ اور دنیا کی محبت تمام

تمام خطاؤں کا سر ہے ۔

جو دل دنیا سے سرد ہو جاتا ہے سب سے پہلے اسے مقام حیرت پیش آتا ہے کیونکہ اسم اللہ کے جذبے سے حیرت پیدا ہوتی ہے۔ حدیث یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (وہ انہیں محبت کرتا ہے۔ اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں) التوکل والتوحید توامان وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین (توکل اور توحید جوڑے ہیں۔ پس اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ تو اس پر بھروسہ کرو) قلوب المومنین من بین الاصبعین من اصابع الرحمٰن یقلب کیف یشاء (مومنوں کے دل اللہ تعالیٰ کے دو انگلیوں کے مابین ہیں۔ جس طرح چاہتا ہے پلٹاتا ہے)۔

یہ دو انگلیاں جلالی ہیں اور جمالی ہیں، جب فقیر میں جلالیت پیدا ہو تو اسے حیرت، حسرت، جذب، درازی کلام لاحق ہوتی ہے۔ اور ظاہر و باطن میں ہمیشہ کے سفر کی سیر حاصل ہو گی۔ اور جب فقیر میں جمالیت پیدا ہو اسے جمعیت، ذوق و شوق اور اخلاص حاصل ہو گا۔ اس فقیر کی دو حالتیں جلالی اور جمالی یعنی قبض اور بسط ہیں۔ کیونکہ وہ حضوری میں غرق ہوتا ہے اور اس کا قلب اور قالب دونوں نور ہوتے ہیں۔ دنیا سے بے غم ہوتا ہے نہ اسے خوف کا ڈر اور نہ اسے امید کی امید، اور خدا سے یکتا ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ: اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (اللہ تعالیٰ کے اولیا کو کوئی ڈر نہیں ہوتا اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں)۔

ایسے شخص کو مطلق فقیر کہتے ہیں۔ حدیث اذا تم الفقر فهو اللہ۔ جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے تو وہ اللہ ہے، اس سے معلوم ہوا کہ فقر دو قسم ہیں ایک نیم فقیر، دوہ یہ ہے۔ حدیث۔ نعوذ باللہ من فقر المکب (منہ کے بل گرنے والے فقر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ قولہ تعالیٰ واللہ الغنی وانتم الفقراء (اللہ غنی ہے۔ اور تم فقیر ہو)۔

سے خوار اے صاحب نظر! فقیر کا یہ مرتبہ ہوتا ہے کہ نفس پر اسے قدرت حاصل ہوتی ہے۔ کہ حدیث ومن نظر الی الفقیر بسمع کلامہ یحشرہ اللہ تعالیٰ مع الانبیاء والمرسلین (جس نے فقیر کی طرف اس نیت سے دیکھا کہ اس کے کلام کو سنے تو اللہ تعالیٰ اسے نبیوں اور رسولوں کے ساتھ اٹھائے گا)۔

درویش کس کو کہتے ہیں؟ اور فقیر کسے؟ درویش وہ ہے کہ ظاہر و باطن میں لوح محفوظ اس کے مطالعہ میں رہے۔ اور ہر ایک مقام کی خبر دے سکے اس کو منجم فقیہ کہتے ہیں۔ یعنی لوح و مقام کا آشنا ہوتا ہے۔ توحید میں غرق نہیں ہوتا۔ کامل فقیر وہی ہے۔ جو مولا کی راہ کے سوا کسی کو نہ جانتا ہو۔ یعنی اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس۔ احادیث من لہ المولیٰ فلہ الکل (جس کا خدا اس کا سب کوئی)۔

بلبل نیم کہ نعرہ زنم درد سر کنم
پروانہ وار سوزم و دم بر نیارم

ترجمہ: میں بلبل نہیں ہوں کہ نعرہ ماروں اور درد سر کروں۔ میں تو پروانہ کی طرح جلتا ہوں۔ اور دم بھی نہیں مارتا۔

واضح رہے کہ مرشد کے چار حروف ہیں۔ جس سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ میم سے ہمیشہ معراج۔ را سے یہ مراد ہے کہ طالب دل سے دنیا کی زینت نفسانی خواہش اور شیطانی خطرات دور کرے۔ شین سے یہ مراد ہے کہ شریعت میں ثابت قدم ہو۔ اور اللہ و رسول کی نافرمانبرداری سے اسے شرم آئے۔ دال سے یہ مراد ہے کہ ہمیشہ منہ بند رکھے۔ اور عوام کی صحبت کو چھوڑ کر غرق فی التوحید رہے۔

طالب کے بھی چار حروف ہیں۔ جن سے حسب ذیل مراد ہے۔ طا سے طلب مولیٰ۔ الف سے ارادہ وصال۔ لام سے لاف کا نہ مارنا۔ بے سے بے اختیار ہونا۔ اور مرشد پر اعتبار کرنا۔ حدیث الطالب عند المرشد کالمیت بین یدی الغاسل (طالب مرشد کے نزدیک اس طرح ہوتا

ہے۔ جس طرح مردہ نہلانے والے کے ہاتھ میں) ❊

جو صادق طالب کامل مرشد کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تو ایک لحظہ میں وصال کو پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ بندے اور اللہ تعالے کے مابین کوئی پہاڑ یا دیوار نہیں ہے جو کچھ ہے۔ خود ہی ہے۔ جو خودی کو چھوڑ دے۔ وہ خدا رسیدہ ہو جاتا ہے کوئی عارف بغیر دیکھے نہیں ہوا۔ اور عارف سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ❊

عارف تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) عارف علم (۲) عارف طبقات۔ (۳) عارف ذات، حدیث من عرف اللہ لم یکن لذتہ مع الخلق (جو شخص اللہ تعالے کو پہچان لیتا ہے پھر اسے خلقت کے میل جول سے کچھ لذت حاصل نہیں ہوتی) ❊

قول: حضرت محی الدین قدس سرہٗ الا انس باللہ والمتوحش عن غیر اللہ (اللہ تعالے سے محبت کرنی اور ماسوائے اللہ سے دور بھاگنا) تو نے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ (جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو گے جو تمہیں عزیز ہے۔ تم ہرگز نیکی نہ حاصل کر سکو گے۔) کی لذت نہیں چکھی ہے۔ اور بحکم قرب کے درجے کو نہیں پہنچا ہے۔ اور شاید ففروا الی اللہ (پس تم اللہ کی طرف بھاگو) کو نفروا من اللہ (اللہ تعالے سے بھاگو) سمجھ لیا ہے اور ظاہر و باطن کی آنکھوں سے وفی انفسکم نہیں دیکھا ہے۔ تو نے مَنۡ کَانَ فِیۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰی فَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰی (جو دنیا میں اندھا ہے۔ وہ عاقبت میں بھی اندھا رہے گا۔) پر عمل کیا ہے۔ اور کُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ (کھاؤ پیؤ اور فضول خرچی نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالے فضول خرچ کو پسند نہیں کرتا۔) سے پرے بھاگتا ہے۔ ❊

تا گلو پر مشو کہ دیگ نہ
آب چنداں مخور ریگ نہ

ترجمہ۔ تو اپنے گلے تک پیٹ نہ بھرے۔ کیونکہ تو کوئی دیگ نہیں ہے۔ اور اس قدر تو پانی نہ پی۔ کیونکہ تو کوئی ریت نہیں ہے ❊

عاشقوں کی حالت اور ہوتی ہے۔ ان کا تعلق بدن اور عبادت سے نہیں ہوتا ❊

نہ ترسند عاشقاں دائم
لَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَةَ لَآئِمٍ

ترجمہ۔ عاشق کبھی کسی بات سے نہیں ڈرتے ہیں۔ اور وہ کسی لعنت و ملامت کا خوف نہیں کرتے ❊

عاشقوں کی خوراک نور ہے۔ اور ان کا شکم تنور کی آگ کی طرح ہے۔ اس کا خواب وصال حضور ہے۔ زاہد بہشت کا مزدور ہوتا ہے ❊

دلم با حضوری شکم پر طعام
کہ انیست معراج عاشق مدام

ترجمہ۔ عاشقان الٰہی کا دل حضوری و مشاہدہ سے غدار کی طرح پر شکم ہو جاتا ہے اور یہی عاشقوں کی ہمیشہ معراج ہوتی ہے ❊

اس راہ میں احوال چاہیئے نہ کہ قال۔ کیونکہ صرف باتوں ہی سے کچھ مطلب برآری نہیں ہوتی۔ جو علم کہ دنیا دی حرص سے نکال کر آخرت میں پہنچاتا ہے وہ غفلت سے مولیٰ کی طرف نہیں لے جا سکتا۔ ایسے علم کو علم نہیں کہہ سکتے کیونکہ شیطان کو تکبر کے علم نے سجدے سے باز رکھا ہے۔ حدیث العلم حجاب الاکبر (علم اللہ تعالے کی راہ میں بڑا حجاب ہے۔) ❊

تین شخصوں پر اسم اللہ تاثیر نہیں کرتا۔ اول عالم بے عمل۔ دوم اہل دنیا جس میں رحم نہ ہو۔ سوم تارک نماز، جسے نماز روزے کی واقفیت نہ ہو) ❊

مرد مرشد مے برد در ہر مقام
مرشد نامرد طالب زر تمام

ترجمہ۔ مرد مرشد ہی اپنے مرید کو ہر مقام اعلیٰ پر لے جاتا ہے۔ اور نامرد مرشد طالب زر (لالچی) ہوتا ہے ❊

مجاہدہ تو مشاہدہ کے لئے ہوتا ہے۔ کامل مرشد کو مجاہدے کی کیا ضرورت ہے اس پر دو علم منکشف ہوتے ہیں۔ اوّل علم لدنی و علمہ ادھر دوسرے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (انسان کو وہ کچھ سکھایا جو اسے معلوم نہ تھا)۔

یہ علم لدنی خاص علم حی قیوم ہے۔ اس کا مقابلہ علم کسبی سے نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں جس کی پشت ناخن پر دونوں جہان ہوں۔ اس کو کاغذ پر لکھے ہوئے کی کیا ضرورت ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّنَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

اے مردک! تو اس بات کی کوشش کر کہ تو مردک کے مرتبے سے نکلے اور مرد کے مرتبے کو پہنچ جائے۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ مردک کا کیا مرتبہ ہے۔ اور مرد کا کیا!

سنو! مردک وہ ہے کہ دن رات بذریعہ ریاضت نفس و شیطان سے جنگ کرے۔ اور غازی مرد کا یہ مرتبہ ہے کہ ایک ہی دفعہ ماسوائے اللہ کی تلوار سے غیروں کے سر قلم کر دے اور لڑائی سے بے کھٹکے ہو جائے۔ یقیناً استقامت کرامت سے بہتر ہے۔

واضح رہے کہ ایک طریقے میں جنونیت اور شرب کی تاثیر ظاہر میں تو ثواب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن باطن میں خراب ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض رافضی اپنے مذہب کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اور ظاہرا طور پر عبادت میں سبقت کوشش کرتے ہیں۔ یہ اصل میں راہزن ہوتے ہیں۔ تمام طائفوں میں سے۔ درحقیقت صرف اہل سنت جماعت ہی معمور باطن اور مغفور ہیں۔ مثلاً سروری طریقہ قادری۔ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے قدم بہ قدم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی۔ اور وہاں پہنچے۔ جہاں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے۔ یہ کوئی عیب کی بات نہیں۔ بلکہ بھاری سنت اور سیدھی راہ ہے۔ کیونکہ

اسم اللہ سے طالب اللہ کا وجود پاک ہو جاتا ہے۔ اور جو مرتبہ اس کا بیان کیا گیا ہے۔ وہ ٹھیک اسی کے لائق ہے۔

حدیث قدسی انا جلیس مع من ذکرنی میں اس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرے)۔

واضح رہے کہ مرشد دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ریاضت نما، دوسرا عاشق صاحب علما، عشق ایک لطیفہ ہے۔ جو غیب سے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور معشوق کے سوا کسی چیز سے قرار نہیں پکڑتا۔ اور اس کے سوا مخلوق کا منہ نہیں دیکھنا چاہتا۔

عارف اور عاشق مرشد وہ ہے۔ کہ باطنی توجہ سے باطنی طالب اللہ کے وجود سے چار مرغوں کو ذبح کرے یعنی شہوت کا مرغ۔ زینت کا مور حرص کا کوا۔ اور خواہش کا کبوتر۔ اور بعد ازاں نقرے چار چیزیں عطا فرمائے۔ (۱) تزکیہ نفس (۲) تصفیہ قلب (۳) تجلی روح اور (۴) تخلیہ سر۔ پھر ان چار صفتوں سے چار پرند زندہ کرے۔ نفس دل صاف ہو جاتا ہے اور دل میں روح کی سی صفت آجاتی ہے۔ اور روح میں سر کی سی صفت آجاتی ہے۔ اسی کو توحید مطلق کہتے ہیں۔ یعنی زندہ قلب

حدیث اِنْ عصیت قلبی عصیت اللہ (اگر میں دل کی نافرمانی کروں تو گویا اللہ تعالٰے کی نافرمانی کرتا ہوں)۔ حدیث روایت فی قلبی ربی (میں نے اپنے دل میں اپنے پروردگار کو دیکھا) حدیث السکوت حرام علی قلوب اولیاء اللہ (اللہ تعالٰے کے اولیا کے دلوں کے لئے چپ رہنا حرام ہے)۔

چہار بودم سہ شدم اکنوں دوام
وز دوئی بگذشتم یکتا شدم

ترجمہ:۔ پہلے میں چار تھا۔ اب تین ہوا۔ اور اب ہمیشہ کے لئے دوئی سے چھوٹ گیا ہوں۔ اور یکتا ہو گیا ہوں۔

عاشق اس مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ لجسا مھم فی الدنیا وقلوبھم

فی الآخرۃ (ان کے جسم تو دنیا میں ہوتے ہیں۔ اور ان کے دل آخرت میں)
جو عارف باللہ ہوتا ہے۔ وہ حق الیقین کا تماشا دیکھتا ہے ؎

دل یکے خانہ البیت ربانی
خانۂ دیو را چہ دل خوانی

ترجمہ۔ دل تو ایک خدائے تعالیٰ کا گھر ہے۔ جو شیطان کا گھر ہو تو اسے کب دل کہہ سکتا ہے ٭

صاحب قلب واصل بہ انصاف کے مرتبے تو پہنچ جاتا ہے۔ اسی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا ہے۔ الفقر فخری والفقر منی (فقر میرا فخر ہے۔ اور فقر مجھ سے ہے) ٭

بعض طریق والے کہتے ہیں، اور اکثر سنا بھی جاتا ہے۔ کہ نفلی روزے رکھنا روٹی کی بچت ہے۔ اور نماز ادا کرنا بیوہ عورتوں کا کام ہے اور حج کرنا جہان کی سیر کرنا ہے۔ ہاں دل ہاتھ میں لانا۔ البتہ مردوں کا کام ہے ٭

جواب مصنفؒ۔ مصنف صاحب فرماتے ہیں کہ جو ایسا کہتے ہیں۔ غلط کہتے ہیں۔ بلکہ وہ خود پریشان حالت اور بد مذہب ہیں۔ جو دم کو بند کر کے دل کو جنبش دیتے ہیں۔ یہ طریقہ اور رسم تو کافروں کی ہے۔ بہتر تو یہ ہے۔ کہ تو ان مردہ دلوں کا منہ نہ دیکھے ٭

نفلی نمازیں ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے۔ اور نفلی روزے رکھنا جان کی پاکیزگی۔ اور اسلام کی سنت بجا لانا اور حج کرنا ایمان کی سلامتی ہے جو عبادت الٰہی سے منع کرے وہ شیطان ہے ٭

واضح رہے کہ عارف باللہ خالق اللہ کے نزدیک دل کا ہاتھ میں لانا ناتمام اور ادھوروں کا کام ہے۔ اور خدا کو دیکھنا اور پہچاننا کاملوں کا کام ہے۔ البتہ تفکروا فی آیاتہ ولا تفکروا فی ذاتہ (اس کی نعمتوں کی بابت سوچ بچار کرو۔ اور اس کی ذات کی نسبت کچھ نہ سوچنا بشریت سے نکلنا اور اپنے آپ سے خالی ہو کر عین ہو جانا مردوں کا

کام ہے ٭

ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ مجھے دین و دنیا دونوں عطا ہوتے ہیں۔ اور یہ جو کچھ ہمارے پاس ہے، وہ سب مستحقوں، بیوہ عورتوں، اور سالکوں اور مسلمانوں کے لئے ہے ٭

یاد رکھو! یہ سب شیطانی مکر و فریب ہے۔ جو شخص دن کا دن کو کھائے اور رات کا رات کو، اور ذخیرہ نہ کرے۔ وہی خالص فقیر اور طالب مولا ہے۔ اس پر دلیل قرآن ہے۔ اور حجت کرنا شیطانی پریشانی ہے بحدیث ان القرآن حجۃ اللہ تعالیٰ علی الخلائق (بے شک قرآن شریف لوگوں کے لئے حجۃ اللہ ہے ٭

حدیث۔ الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب (دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں) ٭

مجھے پیر طریقت کی نصیحت یاد ہے۔ کہ خدا کے سوا جو کچھ ہے برباد ہے۔ دولت کتوں کو دے رکھی ہے۔ اور نعمت گدھوں کو۔ ہم احسن میں تماشا دیکھ رہے ہیں۔ حدیث جعلت فی النفس طریقۃ الزاہدین جعلت فی القلب طریقۃ الراغبین، جعلت فی الروح طریقۃ العارفین (میں نے اپنے نفس میں زاہدوں کا طریقہ اور قلب میں راغبوں کا اور روح میں عارفوں کا طریقہ بنایا ہے) ٭

حدیث۔ من کان مشغول فی الدنیا بنفسہ فہو مشغول فی الآخرۃ بنفسہ ومن کان مشغول فی الدنیا بربہ فہو مشغول فی الآخرۃ بربہ (جو شخص دنیا میں اپنے نفس سے مشغول ہے۔ وہ آخرت میں بھی اپنے نفس میں مشغول ہے۔ اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ سے مشغول ہے۔ وہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ میں مشغول ہے) ٭

حدیث۔ الدنیا منام والعیش فیہا احتلام (دنیا بمنزلہ خواب ہے۔ اور اس میں عیش بمنزلہ احتلام ہے) ٭

جس کا دل زندہ ہے۔ اس کے مد نظر اللہ ہی ہے۔ اس سے بھی

کوئی بات خلاف شرع نہ ہوگی۔ اور نہ بدعت و گناہ اس سے ظہور میں آئیں گے۔

حدیث الانفاس معدودۃ کل نفس یخرج بغیر ذکر اللہ فهو میت (دم گنتی کے ہیں۔ جو دم اس کی یاد کے بغیر لیا جاوے وہ مردہ ہے)۔

چناں کن اسم را در جسم پنہاں
کہ مے گردد الف در بسم پنہاں

ترجمہ:۔ تو اس طرح سے اسم الٰہی کو اپنے جسم میں چھپا لے۔ کہ جس طرح الف بسم اللہ میں پوشیدہ ہوتا ہے۔

حدیث من جلس و تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ الثقلین (جو بیٹھ کر ایک گھڑی فکر کرے۔ وہ جن انس کی عبادت سے بڑھ کر ہے)۔

جب طالب اللہ اشتغال ذکر الٰہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ و هو معکم اینما کنتم (اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے) واذکر ربک اذا نسیت (اور جب تو اپنے تئیں بھول جاوے) تو اپنے پروردگار کو یاد کر) تو پھر اس کے لئے سرود سننا کفر ہے۔ کیونکہ سرود کفار اہل زنار کی رسم و راہ ہے۔ کہ بت خانوں میں بتوں کے آگے سرود کرتے ہیں۔ اور اس وقت لعنت نازل ہوتی ہے۔ پس سرود والے لعنتی اور حق الیقین سے محروم ہیں۔ اور نہ انہیں فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (پس جس طرف تم رخ کرو اسی طرف اللہ تعالےٰ کا چہرہ ہے۔) کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ عارف ذاکر جس طرف کان لگاتا ہے۔ اسے اسم اللہ کے سوا کچھ سنائی ہی نہیں دیتا۔ جو اسم اللہ میں مشغول اور غرق ہے۔ اسے سرود کی کیا ضرورت ہے۔ اس وقت وہ ایسے مقام میں ہوتا ہے۔ کہ جہاں پر دنیاوی اسباب اور دنیا فانی معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک دم یاد الٰہی سب چیزوں سے افضل معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ خاقانی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں ؎

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

ترجمہ:۔ خاقانی کو تیس سال کی سعی و کوشش کے بعد یہ معنی تحقیق ہوئے ہیں۔ کہ صرف ایک دم با خدا رہنا ملک سلیمانی سے بہتر ہے۔

جواب مصنفؒ ؎

بہ بحرے غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمی مانی
دمے نامحرم است آنجا وجود نور خاقانی

ترجمہ:۔ تو بحر توحید میں غرق ہو کر "فنا فی اللہ ہوجا" تاکہ تو خود باقی نہ رہے۔ کیونکہ وہاں خاقانی کے نور وجود کا ایک دم باقی رہنا بھی نامحرمی ہے۔

اس مقام پر جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ جاتا ہے اسے یاد نہیں رہتا۔ عبودیت سے نکل کر ربوبیت میں پہنچنا توحید ہے۔

قال حضرت محی الدین قدس سرہٗ ومن اراد العبادۃ بعد الحصول الوصول فقد کفر و اشرک باللہ (جس نے وصول کے حصول کے بعد عبادت کا ارادہ کیا۔ گویا اس نے اللہ تعالےٰ سے شرک اور کفر کیا۔

قولہ تعالےٰ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔ (اپنے پروردگار کو یاد کر یہاں تک کہ تجھے یقین آجائے) جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ وہ شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہت کوشش کرتا ہے اگر ایسا نہ کرے۔ تو اس سے معرفت حق سلب کر لی جاتی ہے۔

واضح رہے کہ اس مقام پر شکر عام فرمایا ہے۔ یا رب محمد لو لم یخلق محمدا۔ (اے محمدؐ کے پروردگار! تو محمدؐ کو پیدا نہ کرتا۔ یہاں پر حوصلہ وسیع چاہئے۔ حدیث طلب الخیر طلب اللہ و ذکر الخیر ذکر اللہ (نیکی کی طلب کرنا گویا اللہ تعالےٰ کی طلب کرنا ہے۔ اور نیکی کا ذکر کرنا

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے)*

حدیث۔ الدنیا تاکل الایمان کما تاکل النار الحطب، (دنیا ایمان کو اس طرح کھا جاتی ہے۔ جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو)*

اے جان من! واضح رہے کہ جب طالب اللہ طلب الٰہی کی خاطر دنیا کو ترک کرتا ہے۔ تو اس کا نفس مرجاتا ہے۔ اور جو کچھ مال ومتاع اور زرو نقد اس کی ملکیت میں ہوتا ہے۔ سب خدا کی راہ میں صرف کر دیتا ہے۔ اور فقر محمدی میں اختیاری قدم رکھتا ہے۔ اور اس کے دل میں محبت الٰہی اور ذوق وشوق پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی روز اللہ تعالیٰ انبیاء، اصفیا، اولیا، مومن، مسلمان، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اور اٹھارہ ہزار عالم اور جو کچھ زمین وآسمان میں ہے۔ سب کو فرماتا ہے۔ کہ میرے ایک دوست نے دنیا مردار کی پلیدی کو چھوڑ دیا ہے۔ تم سب اس کی زیارت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور جو لباس میرے دوست نے پہنا ہے۔ تم بھی پہنو*

یہ مراتب فقیر کو پہلے روز نصیب ہوتے ہیں۔ پس فقیر سے بڑھ کر دونوں جہان میں کوئی چیز نہیں*

حدیث۔ من طلبنی وجدنی ومن وجدنی عرفنی ومن عرفنی احبنی ومن احبنی عشقنی ومن عشقنی قتلتہ ومن قتلتہ فعلی دیتہ ومن علی دیتہ فانا دیتہ (جس نے مجھے طلب کیا اس نے مجھے پالیا۔ جس نے مجھے پالیا اس نے مجھے پہچان لیا۔ اور جس نے مجھے پہچان لیا۔ اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی۔ وہ میرا عاشق ہوگیا۔ اور جو میرا عاشق ہوگیا۔ اسے میں نے قتل کیا۔ اور جس کو میں نے قتل کیا۔ اس کا خون بہا میرے ذمہ ہے۔ سو اس کا خون بہا میں خود ہوں)*

کسی کامل فقیر کی جستجو کر، اگرچہ وہ دور دراز فاصلے پر رہتا ہے۔ تو بھی اس کی زیارت کرنے سے باز نہ رہ*

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ قال علیہ السلام

ابدال امتی اربعون اثنا وعشرون فی الشام فی ثمانیہ وعشرف العراق مامات واحد منہم ابدال اللہ مکانہ فاذا جاء الامر (پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت کے بزرگ ابدال تعداد میں چالیس ہوں گے۔ جن میں سے بائیس ملک شام اور اٹھارہ عراق میں ہوں گے۔ جس وقت ان چالیس میں سے کوئی مرے گا۔ تو دوسرے لوگوں میں سے اس کا قائمقام کیا جائے گا۔ ان کی تعداد چالیس سے کم نہ ہوگی۔ جب قیامت کا دن نزدیک آجائے گا۔ تو اس وقت یک بارگی جہان سے باہر ہو جائیں گے)*

نیز عباس بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے بندے تین سو ہوتے ہیں۔ اربعۃ قلوبہم علیٰ قلب موسیٰ علیہ السلام ولہ سبعۃ قلوبہم علیٰ قلب ابراہیم علیہ السلام ولہ خمسۃ قلوبہم علیٰ قلب جبرائیل علیہ السلام ولہ ثلاثۃ قلوبہم علیٰ قلب میکائیل علیہ السلام وواحد قلبہ علیٰ قلب اسرافیل علیہ السلام فاذا مات الواحد ابدال اللہ مکانہ من ثلاثۃ ابدال مکانہ من الخمسۃ ابدال مکانہ من الاربعین فاذا مات من الاربعین ابدال اللہ مکانہ من ثلاثۃ واذا مات من ثلاثۃ ابدال اللہ مکانہ من العامۃ باسمہ یرفع اولیاء ولکن الامۃ (ان میں سے چار آدمیوں کے دل موسیٰ علیہ السلام کے دل کی طرح ہیں۔ اور سات کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی طرح۔ اور پانچ کے جبرائیل علیہ السلام کے دل کی طرح، اور تین کے میکائیل علیہ السلام کے دل کی طرح۔ اور ایک کا اسرافیل علیہ السلام کے دل کی طرح۔ جب ان میں سے ایک مرجاتا ہے۔ تو ان پانچ میں سے کسی کو اس کا قائمقام مقرر کیا جاتا ہے۔ اور جب پانچ میں سے کوئی مر جاتا ہے۔ تو ان تین میں سے ایک قائمقام مقرر کیا جاتا ہے۔ اور جب ان تین میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے۔ تو عام مسلمانوں میں سے کسی کو اس کا قائم مقام

ہو کر توبہ کرے ۞

حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہوتا ہے۔ جس کا کوئی گناہ بھی نہیں ہے) لیکن شرط یہ ہے کہ دوبارہ گناہ نہ کرے ۞

قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ - (اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

واضح رہے کہ جب قیامت برپا ہوگی۔ اور سب روحیں قبروں سے نکلیں گی۔ اور عرصات میں آ کر کھڑی ہوں گی۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ خود قاضی بنے گا۔ اور ہر ایک شخص اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔ مگر اہل محبت کے وجود سے محبت کا درخت پیدا ہوگا۔ جس کے سایہ تلے وہ بڑی دلجمعی سے کھڑے ہوں گے۔ اسم اللہ جس طرف نگاہ کرے گا۔ ان کے اعمالنامے کے دفتر کو محبت کی آگ سے جلا دے گا۔ اور اہل حساب خلاصی پا جائیں گے۔ پھر اللہ تعالےٰ فرشتوں کو حکم دے گا۔ کہ اہل محبت کا خیمہ دوزخ کے پل پر گاڑ دو۔ جب فرشتے خیمے قائم کریں گے اور اہل محبت کو وہاں لے جایا جائے گا۔ اور محبت کی آگ دوزخ کی آگ کی طرف دیکھے گی۔ تو دوزخ کی آگ بجھ جائے گی۔ جس سے اہل دوزخ کو راحت نصیب ہوگی۔ اس وقت جس جس شخص نے اہل محبت کو روٹی کا ٹکڑا یا کپڑا وغیرہ دیا ہوگا۔ سب ان کے دامن گیر ہو کر دوزخ سے سلامت پار ہوں گے ۞

دیدار کا طالب اللہ تعالےٰ کا دوست ہوتا ہے اسے دم بدم معراج نصیب ہوتا ہے۔ حدیث ینام عینی ولا ینام قلبی (میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا) ۞

واضح رہے کہ اسم اللہ میں بہت ہی شیرینی، لذت، شوق، غنا، عزت حیا، عشق اور دل کی صفائی اور عطائے حق کی خوشبو ہے۔ جو شخص اسم اللہ سے واقف کار ہے۔ وہ عارف باکمال ہے۔ اس کے لئے غرق فنا فی اللہ کر دینا کوئی مشکل کام نہیں۔ وہ ایک لحظہ میں طالب کو

کیا جاتا ہے۔ قیامت تک ان تین سو کی تعداد میں فرق نہیں آئے گا۔ اور ان کی برکت سے اللہ تعالےٰ امت پر سے بلائیں رفع کرتا ہے) ۞

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فقیر کا مرتبہ ان سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیونکہ وہ تو خلق اللہ کے لئے بمنزلہ نگہبان اور کوتوال ہوتے ہیں۔ اور فقیر کا مرتبہ فنا فی اللہ اور غرق وصال ہوتا ہے ۞

اوحی اللہ تعالیٰ الی موسیٰ علیہ السلام لا ترکنی الی حب الدنیا فلن یاتینی بکبیرۃ ہی اشد علیک منہا ومر موسیٰ علیہ السلام برجل وہو یبکی ورجع وہو یبکی فقال موسیٰ علیہ السلام یا رب عبدک یبکی من مخافتک فقال یا ابن عمران لو نزل دماغہ مع دموع عینیہ ورفع یدیہ حتی تسقط لم اغفر لہ وہو یحب الدنیا (موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ پاک نے وحی بھیجی۔ کہ اے موسیٰ دنیا کی محبت کی طرف مائل نہ ہونا۔ کیونکہ اس کی محبت سے بڑھ کر تیرے واسطے کبیرہ گناہ نہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام جب ایک شخص کے پاس سے گزرے تو وہ رو رہا تھا۔ اور جب واپس آئے تو بھی اسے روتے ہوئے دیکھ کر بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ یہ بندہ تیرے خوف کے مارے رو رہا ہے حکم ہوا کہ اے عمران کے بیٹے! اگر وہ خون بھی روئے اور اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے، اور تھکان سے گر پڑے۔ تو پھر بھی میں اسے نہیں بخشوں گا۔ کیونکہ وہ دنیا سے محبت کرتا ہے) ۞

کامل اور عارف باللہ مرشد وہ ہے۔ کہ طالب سے بھول کر یا عمداً کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ وقوع میں آئے تو مرشد کو مقام عالم الغیب سے معلوم ہو جائے۔ مرشد ایسا ہونا چاہئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تین مرتبہ التماس کرے۔ اور طالب کے گناہ خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاف کرائے۔ یا یہ کہ مرشد لوح محفوظ کا معاملہ کرے۔ اور جہاں پر طالب کے گناہ لکھے ہوئے ہوں۔ ان کو ثواب سے بدل دے۔ اور بغیر وسیلہ طالب اللہ سے پریشان اور پشیمان

وصال کر دیتا ہے ۔ اسم اللہ ایک آئینے کی طرح ہے ۔ جس میں طالب کو دونوں جہان دکھائی دیتے ہیں ۔ اور وہ ہر ایک مقام کو دیکھ لیتا ہے ۔

ہر کہ گردد واقف از اسم عندا
از وجودش محو شد کبر و ہوا

ترجمہ :۔ جو شخص اسم عدا سے واقف ہو جاتا ہے ۔ اس کے وجود سے خواہش و تکبر بالکل محو و دور ہو جاتا ہے ⁂

جب عارف باللہ ان مراتب کو پہنچ جاتا ہے ۔ تو حوادث سے اسے دلجمعی حاصل ہو جاتی ہے ⁂

جمعیت تین طرح کی ہوتی ہے ۔ (۱) جمعیت مبتدی (۲) جمعیت متوسط (۳) جمعیت منتہی ⁂

جمعیت مبتدی :۔ یہ ہے کہ دنیا کا تمام زر و مال حاصل کر کے راہ خدا میں صرف کر دے ۔ اور دنیا بھی اس کے حکم میں ہو ⁂

جمعیت متوسط :۔ یہ ہے کہ سارا علم پڑھے ۔ اور اس پر عمل کرے اور عامل بن جائے ⁂

جمعیت منتہی :۔ یہ ہے کہ ہمیشہ جمال الٰہی میں غرق رہے ۔ اور کسی حالت میں بھی اس سے غافل نہ رہے ۔

ربّ ارنی نعرہ مرداں کلیم اللہ بطور
ربّ ارنی یافتم من در کنار خود حضور

ترجمہ :۔ ربّ ارنی حضرت موسیٰ کلیم اللہ جیسے مردوں نے کوہ طور پر نعرہ مارا تھا ۔ اور میں اپنے پہلو میں خود حضوری کے وقت ربّ ارنی پاتا ہوں ⁂

ماد خلو اذان الماء اذا وقف تنتن (چلو پھر دیکھ جب پانی ٹھہر جاتا ہے ۔ تو بودار ہو جاتا ہے ۔ اسم اللہ کی شرح اور فقر فنا فی اللہ کی حقیقت یہی تو ہے ⁂

واضح رہے کہ جو شخص اسم اللہ کا تصور دماغ میں کرتا ہے ۔ اور

اسم اللہ دیکھ لیتا ہے ۔ اس کی آنکھوں میں کبھی نیند نہیں آتی ۔ اور ہر گھڑی دوسرے ہی مقام میں اور ہر وقت اور ہی مقام میں پہنچتا ہے ۔ اس کی خوراک مجاہدہ اور اس کا خواب مشاہدہ ہو جاتا ہے ⁂

جس روز اللہ تعالیٰ نے اہل عشق کو عالم موجودات میں پیدا کرنا چاہا ۔ تو زمین کو شوق اور اشتیاق کی نگاہ سے دیکھا ۔ جس سے زمین جنبش کرنے لگی ۔ پھر اس سے انا المشتاق فی لقاء رب العالمین (میں دیدار الٰہی کا مشتاق ہوں) پیدا کیا ۔ اسی واسطے آخر کار بھی ان کا عالم سکر اور دریائے محبت میں غرق کرتا ہے ۔ اس واسطے کہ اگر ایسی آگ کے سامنے لاکھوں قسم کی آگ فرو ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں ۔ کیونکہ محبت کی آگ سے بڑھ کر کوئی آگ نہیں ⁂

جواب مصنف :۔ اسی عبادت کی وجہ سے اہل محبت کا ظاہر و باطن خالص للہ اور ریا سے خالی ہوتا ہے ۔ ان کی دعا بھی قبول ہوتی ہے ۔ اور ان کی نیند بھی عین الوصال ہے ۔ جو دل محبت سے پر درد اور نور سے گرم ہے وہ دنیا اور اہل دنیا سے سرد ہے ⁂

سنو! جمعیت اس بات کا نام ہے ۔ کہ ظاہر اور باطنی متفرقات سے نکل کر دیدار الٰہی کا رخ کرے اور جب طالب مولیٰ کو جمعیت حاصل ہو جاتی ہے ۔ تو دنیا سے غسل کرتا ہے ۔ اور آخرت سے وضو اور ما سوائے اللہ کی تکبیر تحریمہ ساری عمر پڑھتا ہے ۔ اسم اللہ ذاتی اسم اکبر صفاتی کے سوائے سب کو طلاق دیتا ہے ۔ پس خالص صاحب جمعیت فقر کا فرقہ ہے یہ لوگ جہاں کہیں ہوتے ہیں ۔ خواہ جنگل میں ہوں خواہ سمندر میں خواہ بیٹھے ہوں ۔ اور خواہ اٹھے ہوں ۔ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے ہمراہ ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ دنیاوی زر و مال ، جاہ و حکومت اور عزت اس شخص کے حوالے کرتا ہے ، جو دنیا میں احمق ، بے عقل اور بے شعور ہوتا ہے ۔ کیونکہ وہ اس وسیلے سے لوگوں کے وبال اور ظلم کا گناہ اپنے سر لیتا ہے ۔ بے عقل وہ شخص ہے ۔ جو آخرت اور روز حشر کا نہ خیال کرے ۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ فقر کے حوالے کرتا ہے۔ وہی دنیا میں دانا اور عقلمند ہے ۔

طالبِ مولیٰ ہمیشہ کم آرزو اور پروردگار کی پرستش کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کا دل ذکرِ الٰہی سے بیدار اور ہوشیار ہوتا ہے۔ ساری عمر کی عبادت سے ذرہ بھر محبتِ الٰہی کا دل میں ہونا بہتر ہے۔ اگر مرشد سے بھولے سے ظاہر و باطن میں کوئی غلطی ہو جائے۔ تو اس کو بھی نیک ہی خیال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ صاحبِ عیاں ہے۔ اور جہاں پر عیاں ہے۔ وہاں پر بیان کی کیا ضرورت ہے۔ طالب کے لئے بد ظنی سخت نقصان دہ ہے۔ نعوذ باللہ منہا ۔

جو شخص اسم اللہ کا تصور دل میں کرتا ہے۔ اس کے دل میں نارِ الٰہی کے نور سے ایسا شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ جس سے ماسوائے اللہ سب جل جاتا ہے اور جس طرف دیکھتا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی ۔

چلّے کی تین قسمیں ہیں۔

اوّل چلّہ زنانہ۔ کہ ایک ہی روزے سے بارہ سال گزار دے۔ اور بعد ازاں افطار کرے ۔

دوم چلّہ مردانہ۔ کہ ہر روز ایک گائے ساری اور چالیس سیر گھی۔ اور چالیس سیر آٹا پکائے۔ اور بارہ سال تک اسی طرح کرتا رہے۔ لیکن بول و براز ظاہر نہ ہو ے

ملے پر ز خطرہ شکم بے طعام
ریاضت بنا مس کفر است عام

ترجمہ۔ دل تو وسواس اور خطرات سے بھرا ہوتا ہے۔ جب کہ پیٹ کھانے سے خالی ہوتا ہے تو ایسی ریاضت عام کافروں کی سی ریاضت ہے ۔

سوم چلّہ ربانہ کہ باطن اسم اللہ کے فقر میں بالکل غرق ہو اور ظاہر میں وہ لوگوں میں رہے سہے۔ اگر یہ ریاضت سے حاصل ہوتی تو بیرونی پیروں کو ہوتی اور اگر علم سے حاصل ہوتی۔ تو بلعم باعور کو، اور اگر عجب ذات سے حاصل

ہوتی، تو شیطان مقہور کو حاصل ہوتی۔ مگر فقرِ محمدی تو محض فیضِ الٰہی ہے جسے چاہے بخشے ۔

واضح رہے کہ اسم اللہ تعالیٰ کی امانت آسمانوں، پہاڑوں اور زمینوں کو بوجھل معلوم ہوئی۔ قولہ تعالیٰ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۔ (ہم نے امانت آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں کو پیش کی۔ تو انہوں نے اس کو اٹھانے سے انکار کیا اور عاجز رہ گئے۔ لیکن اسے انسان نے اٹھا لیا۔ اور بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا) ۔

سب سے اچھا طالب وہ ہے۔ جو ایک دم بھی اللہ تعالیٰ سے جدا نہ ہو۔ اور دنیاوی محبت و حرص سے فانی ہو۔ اور بے فائدہ اشتغال سے الگ ہو۔ بیہودہ شغلوں میں مشغول ہونے سے پردہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اگر وعظ و نصیحت کرے اور تمام قرآن، حدیثیں اور مشائخ کے اقوال بھی پڑھے تو کچھ مفید نہیں ہوتے۔ اس واسطے کہ دنیاوی محبت کے سبب بری صفتیں پیدا ہو کر دل مردہ ہو گیا ہے۔ لا تسمع الموتیٰ (یعنی اے محمد! تو مُردوں کو نہیں سُنا سکتا) ۔

آدمی سب سے افضل ہے۔ کوئی چیز انسان کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتی۔ جو کچھ پیدا کیا گیا ہے۔ سب انسان کے لئے کیا گیا ہے۔ اور آدمی اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جو شناخت کی طلب نہیں کرتا وہ بمنزلہ حیوان ہے۔ اس کے بدلے جمادات اور نباتات یا اور کسی قسم کے حیوانات پیدا ہوتے تو بہتر تھا۔ ان آدمیوں کی اوقات پر لعنت ہے۔ جو کتے گائے اور بھیڑوں کی طرح ہیں۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ اپنی بیوقوفی کے سبب قیامت کے دن دیدارِ الٰہی کے امیدوار بنتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ جو دنیا میں اندھا ہے

وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔ قولہ تعالیٰ من کان فی ھٰذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ ✦

چنانچہ ایک بزرگ نے بطور اشارہ لکھا ہے۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت وہی ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرے پیرو کے معنی ہیں۔ قدم بقدم چلنے والا۔ یعنی جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کے نشان ہیں۔ وہاں پر اپنا قدم پہنچائے۔ جب خود وہاں نہ پہنچے گا۔ تو پھر وہ پیرو کس طرح شمار ہوگا۔ پیروی صرف کہنے کو نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ پیروی قدم بقدم چلنے کا نام ہے۔ اس سے قیاس کر لو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تک پہنچے ہوں گے۔ جو شخص اپنے آپ کو وہاں تک نہیں پہنچاتا۔ وہ پیروی سے باز رہ جاتا ہے۔ اور جب پیروی سے باز رہا۔ تو امت میں کس طرح شمار ہو سکتا ہے۔

بڑی حیرت کی بات ہے۔ کہ سارے لوگ پیرو تو بنتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو پیرو کہتے ہیں۔ لیکن قدم بقدم چلتے نہیں۔ انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ پیروی صرف کہنا چاہیے۔ چلنا نہیں، کیسی بے عقلی کی بات ہے۔ کہ اپنی کم ہمتی کی وجہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور جو چلتا ہے۔ اس کو حسد کی وجہ سے دیکھ بھی نہیں سکتے۔ قول اور فعل میں فرق کرنا چاہیے۔ قول کو چھوڑ کر فعل اختیار کرنا چاہیے۔ پیروی اس بات کا نام ہے۔ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چلے ✦

حدیث۔ اکثروا ذکر اللّٰہ کثرت سے ذکر الٰہی کرو ✦

ذکر حاملک خفیہ۔ نہ زبان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور نہ قلب سے اور نہ روح سے اور نہ سر سے۔ وہ ایک نور ہے۔ جسے ذات احدیت مطلق کی تجلی کہتے ہیں۔ جو دن رات قلب کے قلب کو اس طرح جلاتی ہے جس طرح خشک لکڑی کو آگ۔ پس اس گروہ کو ابتدائے حال میں فانوس

خیال کی طرح اور انتہائے حال میں انہیں عین وصال نصیب ہوتا ہے ✦

حدیث نور اد قلبی نار یلجایم ھو فیھا بردۃ (جس دل کو عشق کی آگ نے جلایا اس پر دوزخ کی آگ نہیں جلے گی ✦

مرا شد چناں آتش منزلم
کہ آتش گرفتہ ز آتش دلم

ترجمہ:- میں ایسا آتش مقام ہوگیا ہوں۔ کہ لوگ میرے دل کی آگ سے آگ حاصل کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ ہر ایک دینی و دنیاوی کام اسم اللّٰہ کے حاضرات سے کرے۔ کیونکہ اسم اللّٰہ سے ہر ایک مطلب حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اسم اللّٰہ کو باترتیب تصور کرے۔ تو انشاء اللہ ایک دن رات ہی میں اس کا مطلب حاصل ہو جائے گا۔ یہ محرم کی راہ ہے۔ جو اسم اللہ کا محرم نہیں ہے۔ وہ اس مقام کا بھی محرم نہیں ہے۔ مع اللّٰہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا مرسل (اللہ تعالےٰ کے ساتھ میرا ایک وقت ہے۔ جس میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہے۔ اور نہ مرسل کی) ✦ ؎

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لی مع اللّٰہ

ترجمہ:- فرشتہ اگرچہ مقرب بارگاہ ہوتا ہے۔ مگر وہ بھی مقام "لی مع اللّٰہ" (یعنی اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک خاص وقت ہے۔ کے مقام میں نہیں پہنچ سکتا) ✦

فقیر آفتاب کی طرح فیض بخش ہوتا ہے ؎

ہر کہ را مرشد نباشد پیشوا — ایں کتاب بس بود بہر خدا
در مطالعہ دارد ایں صبح و شام — عارف فی اللہ شود فقرش تمام

ترجمہ:- جس شخص کی اس کا مرشد پیشوائی نہیں کر سکتا۔ اس کو بس یہ کتاب خدا کے واسطے کافی ہے۔ اور صبح شام میں مطالعہ کرے تو وہ عارف

باللہ ہو کر فقر میں کمال حاصل کرے گا۔

اے صاحب احوال سُن! اترک نفسک و تعالی (اپنے نفس کو چھوڑ کر اوپر آجا)۔

واضح رہے کہ فقیر تین قسم کا ہے۔ ایک تو وہ جن کی خلوتیں قید خانے کی طرح ہیں۔ اور طالب ان میں قیدیوں کی طرح ہیں۔ جب وہ چوروں کی طرح قید خانے سے نکلتے ہیں۔ تو طالبوں کو بھیک کے لئے در بدر پھراتے ہیں۔ یہ اصل میں درویش نہیں بلکہ گداگر ہیں۔ نہ ان میں خدا پرستی ہے نہ صفائی۔

دوسرا گروہ وہ ہے۔ جن کے مرشد دن رات گوشہ نشین رہتے ہیں اور خلوت میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کو دوسروں کے پھنسانے کے لئے جال ہی سمجھو۔ ظاہر میں تو بے نیاز اور بلند آواز ہیں۔ لیکن باطن اللہ تعالے کی محبت سے بالکل محروم ہے۔ اور ان کے طالب جو کچھ محنت سے کما کر لاتے ہیں۔ وہ ان کی نذر کرتے ہیں ایسے مرشد طالب ہوتے ہیں۔ اور طالب مرشد۔ اور نفس دونوں پر غالب ہوتا ہے۔

سوم اہل توحید، فقیروں کا وہ فرقہ ہے۔ جن کا مرشد شیر نر، لایحتاج کامل، مکمل، باکمال اور واصل باللہ ہوتا ہے۔ جو طالبوں کو ایک ہفتے میں سات مجلسیں نصیب کرتا ہے۔

پہلے دن، اس کے وجود میں تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔

دوسرے دن۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کی مجلس جس سے وہ صاحب صدق ہو جاتا ہے۔

تیسرے دن۔ حضرت عمر خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کی مجلس، جس سے وہ اپنے نفس پہ عدل کرتا ہے۔ اور اس سے حساب لیتا ہے۔

چوتھے دن۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کی مجلس، جس کے سبب وہ حیا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالے کی نافرمانی سے باز رہتا ہے۔

پانچویں دن حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی مجلس۔ جس سے اسے علم ولایت حاصل ہوتا ہے۔

چھٹے دن۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس، جس سے خلق محمدی اسے حاصل ہے۔

ساتویں دن سلطان الفقرا کی مجلس جو توحید باری تعالےٰ کا ایک دریا ہے جو شخص اس کے کنارے پہنچ جاتا ہے۔ وہ باوصال ہو جاتا ہے۔ قولہ تعالیٰ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (ہم اس سے شاہ رگ کی نسبت زیادہ قریب ہے۔) اس مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ اور جو شخص اس دریا سے پانی پیتا ہے۔ وہ دونوں جہان کی عزت پاتا ہے۔ اور جو اس دریا میں غوطہ لگاتا ہے۔ ظاہر و باطن میں اس کی آنکھ بینا ہو جاتی ہے۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (اور وہ تمہاری جان میں ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے)۔

جس مرشد سے سات روز میں یہ ساتوں مجلسیں نصیب نہ ہوں۔ تو طالب کو لازم ہے کہ ایسے مرشد سے جدا ہو جاوے۔ اور اپنی عمر ضائع نہ کرے۔

دو چشم خویش را بر بند چوں باز
درونت تا دہد گم گشتہ آواز

ترجمہ:۔ تو اپنی ان دونوں کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کر لے تاکہ تیرے دل کے اندر وہ گم گشتہ آواز سنائی دے۔

فقیر بمنزلہ سمندر اور اس کی نظر بمنزلہ موتی ہوتی ہے۔ حدیث العافیۃ عشرۃ اجزاء تسعۃ فی السکوت وواحدۃ فی الوحدۃ۔ (آرام کے دس حصے ہیں جن میں سے نو چپ رہنے میں ہیں۔ اور ایک یعنی دسواں تنہائی میں ہے)۔

حدیث قدسی عبادی الذی قلوبھم عرشیۃ وابدانھم وحشیۃ رحمتھم سماویۃ شدۃ المحبۃ فی ھمم مقعدۃ وحافظھم بین الخلق جاسوسا مسماۃ سقفھم والارض

بباطنهم دعاسم انیسهم دربهم جلیسهم (اللہ تعالیٰ کے ایسے لوگ بھی ہیں جن کے دل بمنزلہ عرش ہیں اور بدن بمنزلہ وحشت اور ان کی ہمت آسمانی ہے۔ اور محبت کا پھل ان کے دلوں میں پاک ہے۔ اور ان کے دل خلقت کے مابین بمنزلہ جاسوس ہیں۔ آسمان ان کی چھت ہے۔ اور زمین فرش اور علم ان کا دوست ہے۔ اور پروردگار ان کا ہم نشین ہے)

کیا تجھے معلوم ہے کہ علم کیا شے ہے؟ تو سیدھی راہ اختیار کر، زاہد فقیر علم سے کافر نہیں ہو جاتا ہے۔ ہاں وہ راہ البتہ کفر ہے۔ جسے شریعت رد کرے۔

حدیث قدسی۔ عباد الذی ایجادهم فی الدنیا المثل المطر اذا انزل فی البر انبتت البر و اذا انزل فی البحر خاج الدر (اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں۔ جن کے وجود دنیا میں ایسے مینہ کی طرح ہیں۔ کہ وہ جب جنگل میں برستا ہے۔ تو اس سے نباتات اُگتے ہیں۔ اور جب سمندر میں برستا ہے۔ تو اس سے موتی نکلتے ہیں)

نماز کے تارک کو فقیر کو، حق تعالیٰ کی معرفت کی بو بھی نہیں پہنچی خواہ وہ تجھے چاند سے لے کر مچھلی تک سب کچھ دکھا دے۔ یہ محض استدراج اور گمراہی ہے۔

از ہر حدیث و آیتے تو شنوی

مرد عارف آں بود بر دیں قوی

ترجمہ:- تو نے ہر حدیث اور آیت قرآنی سن لی ہے۔ کہ مرد عارف وہ ہوتا ہے جو دین پر قوی ہوتا ہے۔

دعوت کل وجزء، کبرے، صغرے، اور ایک دم یک ساعت، کی شرح یعنی صاحب تصرف فقیر مالک الملک ہوتا ہے۔ ایک دن رات کی دعوت، ہفتے کی دعوت، مہینے کی دعوت، اور سال کی دعوت

اور ایک لحظہ کی بھی دعوت ہوتی ہے۔ یعنی ہزار دل دعوتوں سے بڑھ کر فقیر کا ایک توجہ کرنا ہے۔ کیونکہ اس سے مطلب براری ہو جاتی ہے۔

اوّل۔ دعوت قرآن کے پڑھنے کا طریق یہ ہے۔ کہ اسے دریا کے کنارے جا کر شروع کرے۔ پہلے غسل کرے۔ اور چادر دھوئے۔ اور دوگانہ ادا کر کے ارواح نبی اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مع صحابہ کبار بزرگوار کو بخشے۔ اور سورۃ فاتحہ سے لے کر والناس تک سارا قرآن شریف پڑھے۔ اور ایک رات میں تین غسل اور تین دوگانوں سے پڑھے۔ اگر صالح مرد ہے۔ تو ایک رات میں مطلب حاصل ہو گا۔ اور بدبخت ہے تو دو میں۔ اور منافق ہے۔ تو تین رات میں ضرور بضرور اس کا کام سرانجام ہو گا۔ اس دعوت کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں۔ جو اس میں شک کرے گا۔ وہ کافر ہو گا۔

اس کے علاوہ حسب ذیل اور دعوتیں بھی ہیں:-

صاحب وصال کی دعوت، دعوت جن، دعوت موکلات، دعوت اہل قبور با ارواح۔ دعوت اہل حضور، یہ دعوت عروج کا مقام ہے۔ دعوت بہ گاہ بردرج واصل باللہ کی دعوت۔ تحت الثریٰ سے عرش کو پہنچنے کی دعوت۔ اور نفس کو قید اور شیطان کو دور کرنے کی دعوت۔ یہ سب دعوتیں کس بات سے تعلق رکھتی ہیں۔ دعوت کا پڑھنا گانے اور گد سے کیا جانیں۔

دعوت وہی شخص پڑھتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ سے حکم ہو۔ اور حضرت سید المرسلین خاتم النبین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور پیر دستگیر غوث الصمدانی۔ قطب ربانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی غالب الاولیا شہسوار میدان ہر دو جہان (رحمۃ اللہ علیہ) سے اجازت حاصل ہو۔

جسے اجازت حاصل ہو۔ دعوت پڑھتے وقت تمام جہان کی مخلوقات اور اٹھارہ ہزار عالم جن، دیو، فرشتہ، موکل، روحانی ملائک، اہل اسلام

اور صاحب قبور سب کے سب اس کی قید میں ہوتے ہیں۔ اور وہ خود حکم گذار اور صاحب اسرار ہوتا ہے۔ اور قطب وغیرہ سب اس کے زیر بار ہوتے ہیں ۔

شہسوارِ شہسوارم شہسوار
غوث قطب مرکب اندتہ زیر بار

ترجمہ:۔ میں شہسواروں کا شہسوار ہوں۔ اور تمام غوث و قطب زمین کے نیچے (قبروں میں) میرے مرکب ہیں ۔

کامل صاحب دعوت اور عامل فقیر وہ ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبیینؐ سے لے کر ابدالآباد تک کی تمام روحوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ملاقات کر کے ان سے عہد لے لیوے ۔

جس شخص کو یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ ان کے ہمراہ باطنی چار حسب ذیل لشکر ہوتے ہیں ۔

اوّل مؤکل ملائکہ دوئم شہید۔ سوئم عالم الغیب۔ چہارم رجال الغیب ۔

ایسے صاحب دعوت فقیر کو۔ فقیر لا یحتاج کہتے ہیں۔ فقیر ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ فقر میں بڑے بڑے اسرار ہیں۔ یہ عرفان سے حاصل ہوتا ہے۔ اور جسے چاہے اللہ تعالیٰ عرفان عطا کرے۔ دینی یا دنیاوی جس کام کے لئے دعوت پڑھی جائے مقصود حاصل ہو جاتا ہے ۔

حدیث:۔ اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اھل القبور (جب تم کاموں میں حیران رہ جاؤ۔ تو اہل قبور سے مدد طلب کرو)۔

اولیا را خلوت است زیر زمین
لاتخف باشد با حق ہمنشیں
ہر کہ بر قبرش رود اہل الخبر
مشکل آساں شود جن و بشر

ترجمہ:۔ اولیاؤں کی زیر زمین خلوت ہوتی ہے۔ اور حق کے ہم نشین ہو کر

وہ سب سے بے خوف ہو جاتے ہیں اور ان کی قبر پر جو اہل خبر جاتا ہے تو وہ ہر جن و بشر کی مشکل آسان کر دیتے ہیں ۔

حدیث: انّ اولیاء اللہ لا یموتون بل ینقلبون من الدار الی الدار (بیشک اللہ تعالیٰ کے اولیاء مرتے نہیں۔ بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جاتے ہیں)۔

اولیاء اللہ جو فقیر فنا ہوتے ہیں۔ جب ان کی اجل قریب آجاتی ہے۔ تو لی مع اللہ کے مقام میں داخل ہوتے ہیں۔ نہ انہیں جان کنی کی تلخی کی خبر ہوتی ہے۔ اور نہ جان کی نہ نفس کی۔ اور نہ شیطان کی۔ ان کی جان اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے قبض کرتا ہے۔ انہیں جان لینے والے عزرائیل علیہ السلام کی خبر نہیں ہوتی۔ ریاضت کے چالیس چلوں سے ایک رات کی اولیاء اللہ کی قبر کی ہمنشینی بہتر ہے۔ کیونکہ ریاضت راہ ہے۔ اور راہ نہ مدعی نہ گواہ نہ درد نہ آہ نہ عزت نہ جاہ نہ روضہ نہ عین القاء۔ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ ہے۔ نہ سورج نہ چاند۔ نہ سال نہ ماہ۔ نہ کوئی رہبر نہ ہمراہ۔ نہ نیچے نہ اوپر نہ حسن پرستی۔ نہ شمال نہ جنوب۔ نہ مشرق نہ مغرب۔ نہ خط نہ خال۔ بلکہ عین وصال ہوتا ہے ۔

حدیث۔ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب (موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتی ہے)۔

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ دو گروہوں پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ ایک عالم علماء۔ دوسرے کامل فقرا۔ کیونکہ ان میں حرص۔ حسد اور کبر نہیں ہوتا ۔

حدیث من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ بلا حساب و بلا عذاب (جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ بہشت میں بغیر حساب اور عذاب کے داخل ہوا) کیونکہ کلمے کی تاثیر حرص۔ حسد اور کبر کو اس طرح جلا دیتی ہے۔ جیسے خشک لکڑی کو آگ۔ لیکن کہنے والا مخلص ہو۔ حدیث

من قال لا الٰہ الا اللّٰہ کثیرٌ و مخلصون قلیلٌ ؎

روح در عرش است قالب زیر خاک — اغنیاء چہ نیست روضہ جان پاک
مردہ تن دل زندہ زیر خاک ہیں — اولیارا الا یموتوا تسو بہ ہیں !
گم قبر گمنام بے نام و نشان — عُبتہ را باخود برند در لامکاں
بر قبر مردہ کنی نقش و نگار — نیست سود سے مردہ را زیبا چہ کار
باھو بہ زین نباشد در جہاں — خود پرستی رامہیں جز عین آں

؎

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ورنہ باشد پسند خلق چہ پاک

ترجمہ :- ان کی روح تو عرش پہ اور ان کا جسم زیر خاک ہوتا ہے ۔ اور ان کو اپنے روضہ میں اپنی جان کے لیے کوئی حاجت نہیں ہوتی ۔

اگرچہ وہ مردہ تن ہوتے ہیں ۔ مگر ان کے دل خاک کے نیچے زندہ ہوتے ہیں ۔ اور تو ان اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو غیر فانی دیکھ سکتا ہے ۔ خواہ ان کی قبر بھی گم ہو اور وہ بے نام و نشان کیوں نہ ہو جائیں ۔ لیکن وہ اپنے تئیں لا مکان کی بلندی پر لے جاتے ہیں ۔ اگر کوئی کسی مردہ کی قبر پر نقش و نگار بنا دے ۔ تو اس زیبائش سے اس مردہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ۔ اے باھُو ! اس سے بڑھ کر جہان میں کچھ نہیں ہے ۔ تو خود پرستی مت کر ۔ حقیقت کو صرف دیکھ ۔ اور جو کچھ اس خالق پاک کو پسند ہو ۔ وہی کر ۔ ورنہ جو خلق کو پسند نہ ہو ۔ اس کیا پرواہ ہے ۔

خلقت کا رجوع ہونا جمعیت میں خلل ڈالتا ہے ۔ اسی زمانے میں کئی ایک خانوادے شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے برگشتہ ہیں ۔ جو شرابیں پیتے ہیں ۔ اور سرود سنتے ہیں ۔ اور فسادی اور حرامزادے آدمیوں سے مل کر بیٹھتے ہیں ۔ اور اپنے آباؤ اجداد کی کرامات پر مغرور ہیں ۔ آزاد فقیر سچ سچ کہتے ہیں ۔

حدیث الساکت عن الحق شیطان اخرس (حق بات سے چپ رہنے والا گونگا شیطان ہے) ۔

گر ترا سر مے زند سر پیش نہ
ورنہ خدمت مادر پدر درویش نہ

ترجمہ :- گر تیرا سر کاٹیں تو اپنا سر بھی سامنے رکھ دے ۔ اور ماں باپ کی خدمت میں بھی رہے درویش آہ !

حدیث سید القوم خادم الفقراء (قوم کا سردار فقیروں کا خادم ہوتا ہے) ایسے خانوادوں سے کوئی اور بہتر شخص تلاش کر) ۔

تا توانی خویشتن را از خلق پوش
عارفاں کے بوند ایں خود فروش

ترجمہ :- جہاں تک تجھ سے ہو سکے تو اپنے تئیں مخلوق سے چھپا ۔ یہ خود فروش ریاکار پیر بھلا کب عارف رب ہو سکتے ہیں ؟

اگر دوست ہمراہ ہو تو فقیر کا کونا بھی بمنزلہ بہشت کے ہے ۔ اور اگر دوست ہمراہ نہیں تو باغ بھی بمنزلہ جنگل ہے ۔ جس کا دوست ہمراہ نہیں اس کو نعمت سے مزا حاصل نہیں ہوتا ۔

قولہٗ تعالیٰ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی (سلامتی ہے اس شخص کے لئے جس نے ہدایت کی پیروی کی) ۔

وہ صاحب دعوت جو نماز کا تارک ہے ۔ ملعون ہے ۔ جو دعوت میں تنہا رہ گیا وہ پریشان ہے ۔

جب کوئی اہل دعوت خستہ خاطر ہو جائے ۔ تو باطن میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کی طرف توجہ کرے اور بانتہ منتیب پڑھے ۔ انشاء اللہ تعالےٰ قبر مبارک اور روضہ پر نور کی برکت سے روح نبوی ظاہر ہوگی ۔ پھر اپنا مطلب عرض کرے ۔ تو حضور کا سبب ہو گا ۔

یہ دعوت تیغ برہنہ ہے ۔ اسے وہی شخص پڑھتا ہے ۔ جو باطن کا

بہادر ہو اور ایسا شخص جس مطلب کے لئے پڑھتا ہے۔ وہ یکبارگی سرانجام ہوجاتا ہے ؂

دعوت کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ رات کے وقت تن تنہا قبرستان جائے۔ اور وہاں پر کسی صاحب عظمت غالب الاولیا مثلاً شہید الغوث قطب، اور درویشی یا فنا فی اللہ فقیر کی قبر کے پاس بیٹھے۔ اور قرآن مجید جس قدر یاد ہو پڑھے۔ تو کلام ربانی کی برکت سے۔ اور فقرا اور کی توجہ اور حکم الٰہی سے روح قبر سے باہر نکل آئے گی۔ اور اس سے ہم کلام ہوگی۔ اور جواب با صواب دے گی۔ یا رہنمائی کرے گی۔ اور اگر خدانخواستہ جلدی مطلب برآری نہ ہو۔ تو حق تعالےٰ کی یاد میں مشغول ہوجائے ؂

(واللہ اعلم بالصواب)

خاتمہ

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں آوان سعادت اقتران کتاب لاجواب ہادیے شیخ و شہاب از تصنیف لطیف عارف باللہ فنا فی اللہ، عمدۃ العارفین سلطان السالکین فنا فی ھو حضرت سلطان باھو ؒ موسوم بہ محک الفقرا بار ہفتم بہ حسن سعی ملک چنن الدین خلف الرشید ملک فضل الدین (مرحوم) لکھی زئی تاجر کتب قومی مالک " اللہ والے کی قومی دکان بازار کشمیری لاھور مطبوع گردید ؂

تمت بالخیر

تصنیفات سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

- نور الہدیٰ کلاں یعنی نور الٰہی ۶ روپے
- امیر الکونین یعنی دو جہاں کا بادشاہ ۳/۵۰ روپے
- محک الفقرا کلاں یعنی درویشوں کی کسوٹی ۶/-
- کلید توحید کلاں یعنی جنت فردوس ۷/۵۰ روپے
- عین الفقر کلاں ۴ روپے
- عقل بیدار ۴ روپے
- محک الفقر خورد یعنی درویشوں کی کسوٹی ۲۰.۵ روپے
- توفیق ہدایت یعنی اللہ کی محبت کا راستہ ۲-۵۰ روپے
- شمس العارفین ۲/۰ روپے
- اسرار قادری ۳.۵۰ روپے
- گلزار حضرت سلطان باھوؒ ۲ روپے
- جامع الاسرار ۲/۰ روپے
- مخزن فیض ۱/۵۰ روپے
- کلید جنت ۱.۷۵ روپے
- قرب دیدار ۱.۵۰ روپے
- فضل اللقاء ایک روپیہ
- مفتاح العارفین ایک روپیہ
- نور الہدیٰ ایک روپیہ
- دیوان باھو اردو یعنی برکات سلطانی ۱/۲۵
- دیوان باھو پنجابی ۱/۲۵
- حجت الاسرار ۱/۲۵
- محکم الفقراء ۱/۲۵
- اورنگ شاہی ۶۲ پیسے
- کلید التوحید ۶۲ پیسے
- مجالسۃ النبی ۶۲ پیسے
- تیغ برہنہ ۶۲ پیسے
- گنج الاسرار ۶۲ پیسے
- محبت الاسرار ۷۵ پیسے
- کشف الاسرار ۷۵ پیسے
- پنج گنج ۵۰ پیسے
- ابیات باھوؒ ۷۵ پیسے
- دیوان باھو فارسی ۷۵ پیسے
- جھک سلطان ۷۵ پیسے
- رسالہ روحی ۲۵ پیسے
- مناقب سلطانی نیا ایڈیشن ۲۱ روپے
- تصنیفات باھوؒ ہمارے سوا کہیں سے نہ ملیں گی۔

ملنے کا پتہ

اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور

ھو الکبیر الدائم

خواہش جنت نہ دوزخ کا خطرہ زنہار ہے

میرا مولا میں اس کا احمد مختار ہے

حکم سے جن کے چھپا ہے ... لوح و قلم

عاصیو ہاں احمد مختار کل مختار ہے

احمد لکھنوی

سنہ ۱۳۸۱

کتبہ محبوب

اردو ترجمہ کتاب مناقب سلطانی

یعنی

مناقب و حالات زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقان غوثیہ و فخر خاندان عالیہ قادریہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

مع مفصل سوانحعمری

اس بابرکت کتاب میں حضرت ممدوح کے مناقب و حالات کے علاوہ آپ کی اولاد پاک اور خلفائے عظام کے حالات نیز ان مبارک ہستیوں کے حالات جن کو جناب سے عالی مقام سے فیض باطنی نصیب ہوا۔ بعد آپ کے روضہ مبارک کی فوٹو درج ہیں۔ جسے آپ کے فرزند ارجمند سلطان حامد علیہ الرحمۃ نے جمع فرمایا ہے۔ چونکہ یہ گنجینہ اسرار معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں تھا۔ لہٰذا اس بندہ خادم الفقرا نے بہ پاس خاطر عاشقان دربار غوثیہ و دلدادگان سرکار عالیہ قادریہ حضرت زبدۃ کشیر با محاورہ اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت و صفائی کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر طبع کرائی ہے۔ اس میں دس باب اور نوے فصلیں ہیں۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے فہرست الابواب درج ذیل ہے:

باب ۱۔ حضرتؒ کے حسب نسب و پیدائش کے بیان میں۔ اس میں تین فصلیں ہیں۔

باب ۲۔ آپ کے فضائل۔ استغنا۔ سیر و سیاحت اور بعض خوارق عادات میں۔ اس میں پانچ فصلیں ہیں۔

باب ۳۔ آپ کے ازواج مطہرات اور فرزندان عالی مقام اور زندگی بسر کرنے کے علاوہ آپ کا حلیہ شریف۔ اس میں چار فصلیں ہیں۔

باب ۴۔ آپ خلفاء اور مریدوں کو کس طرح فیض عطا فرماتے۔ اور سلوک و اشغال و اذکار اذکار اور مراقبات میں مشغول ہونے کے طریقوں کے بیان میں۔ اس میں تیرہ فصلیں ہیں۔

باب ۵۔ وفات اور تاریخ وفات مقبرہ مطہرہ اور والدین کے وصال کے بیان۔ اس میں دو فصلیں ہیں۔

باب ۶۔ آپ کا ایک مقبرہ سے دوسرے میں بدلنا مع تاریخ دفن

باب ۷۔ خانقاہ مقدس کے خلیفوں۔ مجاوروں کے طبقات اول۔ دوم سوم کے حالات اس میں نو فصلیں ہیں۔

باب ۸۔ آپ کی بعض اولاد اور بھائی بہنوں کے اسمائے گرامی۔ اس میں آٹھ فصلیں ہیں۔

باب ۹۔ حضرت شیخ غلام باہو رحمۃ اللہ کے مکمل حالات زندگی۔ اس میں گیارہ فصلیں ہیں۔

باب ۱۰۔ آپ کے سلسلہ میں کے بعض نیک فقیر اور درویشوں کے حالات زندگی اس میں چھ فصلیں ہیں۔

مجموعہ کتاب قریباً ۲۰۰ صفحات ہے بہت بے نظیر کتاب ہے۔ نیا ایڈیشن

ملنے کا پتہ: اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور